آل عمران ؛ 15

قُلۡ اَؤُنَبِّئُكُمۡ بِخَيۡرٍ مِّنۡ ذٰلِكُمۡ‌ؕ لِلَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا عِنۡدَ رَبِّهِمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا وَاَزۡوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضۡوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ‌ؕ وَاللّٰهُ بَصِيۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ

([اے نبیؐ] کہہ دیجیے: کیا میں تمہیں اِن سے بہتر چیز بتاؤں؟ اُن لوگوں کے لیے جنھوں نے تقوی اختیار کیا اُن کے رب کے پاس باغات ہیں، وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں اُن کے لیے پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور انھیں اللّٰہ کی رضا حاصل ہوگی اور اللّٰہ اپنے بندوں پر خوب نظر رکھنے والا ہے۔)

قُلۡ اَؤُنَبِّئُكُمۡ بِخَيۡرٍ مِّنۡ ذٰلِكُمۡ (کہہ دیجیے: کیا میں تمہیں ان سے بہتر چیز بتاؤں؟)

قُلۡ (کہہ دیجیے) ← جب شروعات میں قُلۡ لفظ آتا ہے تو وہ بات بھی يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا کی طرح بڑی اہم ہوتی ہے۔ یہاں خاص طور پر پیغام پہنچانے کی تاکید کے لیے آ رہا ہے۔ یہ بہت ہی خوبصورت تعلیم کا انداز ہے۔ سوال اس لیے کیا جاتا ہے کہ انسان سوچ سکے اور وہ فیصلہ کر سکے کہ اُسے کیا چاہیے۔

نَبَأٌ (ن ب ء) ← بڑی یا عظیم خبر۔ حقیقت۔ اہم خبر (Breaking news)

عربی زبان میں نَبَأٌ اس خبر کو کہتے ہیں جو:

1> نہایت مفید ہو۔

2> جس سے صحیح علم اور یقین حاصل ہو۔

3> جھوٹ سے پاک ہو۔

عربی میں غیر اہم خبر کو نَبَأٌ نہیں کہتے۔

پچھلی آیت (14) میں جن چیزوں کا ذکر کیا گیا تھا وہ ہو سکتا ہے کہ ساری چیزیں کسی کے پاس ہو یا اُن میں سے کوئی چیز ہو اور انہی کے اندر غرق ہو کر اگر انسان آخرت کو بھلا دیا ہوا ہے تو یہاں انھیں آخرت کی یاد دلائی جا رہی ہے کہ اِن چیزوں سے بہتر چیز کے بارے میں جاننا چاہتے ہو؟

لِلَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا عِنۡدَ رَبِّهِمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ (متقی لوگوں کے لئے اُن کے رب کے پاس ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں)

دنیا میں جو بھی چیزیں ہمیں سب سے زیادہ اچھی لگتی ہے اُس کے بارے میں سوچے۔ جو بھی ہم سوچ رہے ہیں اس سے کئی گنا زیادہ آخرت کی چیزیں ہیں جو اُن لوگوں کو ملے گی جنھوں نے تقوی اختیار کیا۔

1> جَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ (باغات جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں)

اِس دنیا میں اگر کوئی ایسا گھر خریدنا چاہے جس کے اطراف باغات ہو اور وہ گھر اونچائی پر ہو اور نیچے سے نہریں یا سمندر بھی ہو تو اُسے بڑی سے بڑی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ کچھ لوگ تو مصنوعی نہریں خوبصورتی کے لیے بناتے ہیں۔ انسان کتنا ہی خوبصورت گھر اور اُس کا ماحول بنانے کی کوشش کرے، وہ جنت کے مقابلے کچھ بھی نہیں۔
ویسے بھی باغات کے نیچے سے نہریں کیسی بہتی ہوگی اِس کا تصور بھی ہمارے لئے ممکن نہیں۔ سلیمانؑ کے محل کی فرش جو شیشے کی تھی اُس کے نیچے سے پانی بہتا تھا۔ اِسی لئے ملکہ بلقیس نے شیشے کو ہی پانی سمجھ لیا تھا۔ اور یہ اِس دنیا میں اسطرح کی خوبصورتی تھی اور جنت کے مقابلے یہ خوبصورتی بھی کچھ نہیں۔ جنت تو اِس سے کئی گنا خوبصورت اور بہتر ہوگی۔

بخاری ؛ نبیؐ نے فرمایا ؛ جنت میں ایک کوڑے (whip) جتنی جگہ دنیا اور اُس میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہے…

2> خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا (اُن [جنت] میں ہمیشہ رہے گے)

اِس دنیا میں کتنی ہی نعمتیں کسی کے پاس کیوں نہ ہو، ایک دن ساری نعمتوں کو چھوڑ کر جانا ہے۔ لیکن جو نعمتیں آخرت میں ملے گی وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہے گی۔

پچھلی آیت (14) میں کھیتیوں، مویشی جانوروں وغیرہ کے بارے میں تھا جن پر انسان اپنے مستقبل کے تحفظ کے لیے محنت کر رہا ہوتا ہے۔ اور یہاں کہا گیا جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کی نعمتیں ملے گی۔
اِسی طرح پچھلی آیت (14) میں بیٹوں کی بات کی گئی۔ اکثر لوگوں کو بیٹے اس لیے چاہیے ہوتے ہیں کہ وہ والدین کے مرنے کے بعد انکی جائداد سنبھالے اور اُن کے خاندان کا نام جاری رہے۔ اور یہاں کہا گیا "وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گے"۔

3> وَاَزۡوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ (اور پاکیزہ بیویاں)

پچھلی آیت (14) میں النساء (عورتیں) کا ذکر پہلے تھا اور یہاں آخر میں ذکر ہے۔ پچھلی آیت میں عورتوں کا ذکر مردوں کے لیے تھا لیکن یہاں ازواج (شوہر یا بیوی) کہا گیا۔ یعنی جب جنت کا ذکر آیا تو مردوں اور عورتوں کے ازواج کی بات کی گئی۔

جنت میں پاک بیویاں یا شوہر ہوگے جو ظاہری طور پر بھی پاک ہوگے اور باطنی طور پر بھی۔ ان کے دل صاف ہوگے۔ نہ شک نہ وہم نہ بدگمانی ہوگی۔ زبان بھی پاک ہوگی۔ گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑے نہیں ہوگے۔

4> وَرِضۡوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ (اور اللّٰہ کی رضامندی)

رِضۡوَانٌ (ر ض ی) ؛ ۔ رضامندی

یہ رَضِیَ یَرۡضٰی ناقص واوی سے مصدر ہے۔ اِس کا مصدر "رِضَا" بھی آتا ہے مگر رِضۡوَانٌ میں حروف زیادہ ہونے اور تنوین برائے تعظیم ہونے کی وجہ سے ترجمہ "عظیم خوشنودی" بھی کیا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ رِضۡوَانٌ اللّٰہ کی رضامندی کی نعمت جنت کی تمام نعمتوں سے اعلیٰ ہے۔

جنت بذات خود بہترین چیز ہے اور اُس میں پاکیزہ بیویاں سب سے اچھی چیز ہے اور اُس سے بھی بہترین چیز اللّٰہ کی رضامندی ہے۔ دنیا میں ہمیں ہر نیکی کا کام اللّٰہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے کرنا ہے۔ اُس کے لیے زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی ہیں۔ آخرت میں سب سے بہترین آخری چیز اللّٰہ کی رضامندی ملنے والی ہے۔

بخاری ؛ ۔ رسولؐ نے فرمایا کہ اللّٰہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا کہ اے جنت والو! جنتی جواب دیں گے ہم حاضر ہیں اے ہمارے رب! تیری سعادت حاصل کرنے کے لیے۔ اللّٰہ تعالیٰ پوچھے گا: کیا اب تم لوگ خوش ہوئے؟ وہ کہیں گے: اب بھی بھلا ہم راضی نہ ہوں گے! اب تو تو نے ہمیں وہ سب کچھ دے دیا جو اپنی مخلوق کے کسی آدمی کو نہیں دیا۔ اللّٰہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں تمہیں اِس سے بھی بہتر چیز دوں گا۔ جنتی کہیں گے: اے رب! اِس سے بہتر اور کیا چیز ہوگی؟ اللّٰہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اب میں تمہارے لیے اپنی رضامندی کو ہمیشہ کے لیے دائمی کر دوں گا اور اس کے بعد کبھی تم پر ناراض نہیں ہوں گا۔

پچھلی آیت (14) میں سونے چاندی کے ڈھیر، سواری، مویشیوں اور کھیتیوں کی بات تھی۔ انسان کے پاس یہ ساری چیزیں ہونے کے باوجود وہ اس دنیا میں مطمئن نہیں ہوتا جبکہ آخرت میں ساری نعمتیں ملنے کے بعد انسان مطمئن ہو جائیگا پھر بھی اللّٰہ انھیں اور زیادہ یعنی اللّٰہ کی رضامندی عطا کرے گا۔

ق ؛ 35 ← لَهُمۡ مَّا يَشَآءُوۡنَ فِيۡهَا وَلَدَيۡنَا مَزِيۡدٌ (وہاں [جنت میں] جو کچھ وہ چاہیں گے انھیں ملے گا اور ہمارے پاس اس سے زیادہ بھی [اُن کے لئے] موجود ہے۔)

جنتیوں کو وہ کچھ ملے گا جس کی وہ خواہش کریں گے۔ اس کے علاوہ کچھ ایسی نعمتیں بھی انھیں ملیں گی جو ان کے تصور میں بھی نہ ہوں گی۔ اور ساری نعمتوں سے بڑھ کر اللّٰہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہوگی۔

التوبۃ ؛ 72 ← وَرِضۡوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكۡبَرُ (اور اللّٰہ کی رضامندی تو سب سے بڑھ کر [نعمت] ہے۔)

وَاللّٰهُ بَصِيۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ (اور اللّٰہ اپنے بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔)

اللّٰہ اپنے سارے بندوں کو دیکھ رہا ہے کہ کون دنیا چاہتا ہے اور کون آخرت چاہتا ہے۔ کون اللّٰہ کو بھول کر دنیا کی خواہشات کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔ کس کے دل میں دنیا کی خواہش اللّٰہ کی محبت سے زیادہ بڑھ گئی۔ کون ہیں جو اللّٰہ تعالیٰ کو راضی کرنے میں دوڑ لگا رہے ہیں۔ اللّٰہ سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ اور وہی فیصلہ کرنے والا ہے۔